چوری کی مذمّت

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام کی نظر میں چوری کا گناہ

عزیزانِ محترم! ہر مسلمان مؤمن کی کوشش وآرزو ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی والے کاموں سے بچ کر، اُن کی رِضا وخوشنودی والے کام کرکے کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہو جائے۔ رب تعالیٰ کی ناراضگی اور عذابِ الٰہی کے اَسباب میں سے ایک بڑا سبب چوری کا جرم بھی ہے، چوری کے بارے میں علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "چوری کا لُغوی معنیٰ ہے خفیہ وپوشیدہ طور پر کسی دوسرے کی چیز لے لینا"[1]۔ دینِ اسلام ہمیشہ چوری سے روک کر اپنی محنت سے کسبِ حلال کی تعلیم دیتا ہے، دوسروں کے جان ومال اور عزّت وآبرُو کی

(١) "الهداية شرح بداية المبتدي" كِتَابُ السَّرقة، الجزء ٢، صـ٤٠٧.

حفاظت کا درس دیتا ہے، چوری حرام وناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی حق تلفی بھی ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ نے چوری سے بچنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئاً وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللهَ﴾[1] "اے نبی! جب آپ کے حضور مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو حاضر ہوں، کہ اللہ تعالی کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اُٹھائیں، اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی، تو ان سے بیعت لیجیے اور اللہ تعالی سے ان کی مغفرت چاہو!"۔

عزیز دوستو! چوری کرنا بندے کے کمزور ایمان کی علامت ہے، کہ بندۂ مؤمن ایمان کی کمزوری کے باعث چوری ودیگر گناہوں کا بھی ارتکاب کرتا ہے، اس طرح کے گناہوں کے ارتکاب سے وہ کافر تو نہیں ہوتا، البتہ اُس کے ایمان کا نور چلا جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ»[2] "کوئی زانی ایمان کی حالت میں زِنا نہیں کرتا اور کوئی چور

---

(۱) پ۲۸، الممتحنة: ۱۲.

(۲) "صَحيح البُخاري" كِتَابُ الحُدُودِ، ر: ۶۷۸۲، صـ۱۱۶۹.

حالتِ ایمان میں چوری نہیں کرتا"۔

چور جب چوری کرتا ہے تو وہ اللہ ورسول کو ناراض کرتا ہے، دینِ اسلام کی حدود پامال کرتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِه، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ»(۱) "جب کسی نے (زِنا، چوری یا شراب نوشی میں سے کوئی کام) کیا، تو یقیناً اس نے اسلام کا پٹا اپنی گردن سے اُتار دیا، پھر اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا"۔ لہٰذا ہمیں ہر اُس کام سے بچنا ہے جس سے اللہ ورسول ناراض ہوں، شریعت کے اَحکام پامال ہوں۔

چوری کا انجام

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! دیگر گناہوں کی طرح چوری بھی کبیرہ گناہ ہے، جو شریعتِ اسلامیہ کو سخت ناپسند ہے، اس کا اَنجام دنیا وآخرت میں ذلّت ورُسوائی کے سِوا کچھ نہیں، چوری کے سبب چور پر لوگوں کا اعتماد و بھروسا ختم ہوجاتا ہے۔ دس ۱۰ درہم (شرعی) یا اس سے زائد چوری کرنے پر (جبکہ گواہوں یا خود چور کے اِقرار سے چوری ثابت ہو جائے تو) حاکمِ وقت چور پر شرعی حَد جاری کرے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾(۲) "جو مَرد یا عورت چور ہو تو اُن کے ہاتھ کاٹو! اُن کے کیے کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا، اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے"۔

---

(۱) "سُنن النَّسائي" كِتَابُ قَطع السَّارق، ر: ٤٨٨٢، الجزء ٨، صـ٦٧.

(۲) پ٦، المآئدة: ٣٨.

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "چور وہ ہے جو محفوظ مال، محفوظ جگہ سے چُھپ کرلے لے"[1]۔

چوری چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ، بہرحال لوگوں کی حق تلفی ہی ہے، اور یہ چیز گناہ اور رب العالمین کی ناراضگی کا سبب ہے، لہٰذا چوری کے بجائے محنت ومشقت سے کسبِ حلال کا راستہ اپنانا چاہیے، اسی میں عظمت بھی ہے اور اجرِ عظیم بھی۔

جس کے ہاں چوری ہوجائے اُس کے لیے خوشخبری

حضراتِ گرامی قدر! جس کا مال وغیرہ چوری ہو جائے وہ اس کی اِطلاع قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دے، اور وہ اس کے چوری شدہ مال کو واپس دِلانے میں اس کی مدد کریں، یا اہلِ ثروَت حضرات اس کی مالی معاونت کریں، اور اسے چاہیے کہ اس مصیبت پر صبر وتحمل کا دامن تھامے رکھے؛ کہ اللہ تعالیٰ اسے اُس کا اچھا بدل عطا فرمائے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾[2] "یقیناً اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے"۔

چوری کی وارداتوں کے بڑھنے کے اَسباب

محترم دوستو! چوری کے نقصانات کثیر ہیں، لوگوں کی دل آزاری کا سبب بھی ہے، چوری کے سبب مُعاشرے میں اِفتراق وانتشار بھی پیدا ہوتا ہے، دوسروں کو بھی چوری کی ترغیب ملتی ہے، چوری کی وارد توں کے اَسباب میں سے بیروزگاری بھی ایک بڑا سبب ہے، جب کسی کو کوشش کے بعد بھی مناسب روزگار نہیں ملتا، توشیطان اُسے

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۱۸۰۔

(۲) پ۲، البقرة: ۱۵۳.

چوری جیسے گناہ کی طرف لے جاتا ہے، لہٰذا اس کی روک تھام کے لیے اچھی ریاستیں اپنے عوام کو اچھے روزگار کے مواقع فراہم کیا کرتی ہیں۔

چوری کا ایک سبب لوگوں میں دکھلاوا، نمائش اور تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی بھی ہے، جب کوئی شخص مہنگائی کے باعث کسی چیز کو خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو شیطان اسے چوری کی طرف مائل کرتا ہے۔

شریعتِ اسلامیہ میں چوری کے بارے میں حکم

برادرانِ اسلام! چوری اسلامی تعلیمات کے سَراسر خلاف ہے، شرعی حکم کے مطابق چور سے اگر چوری کیا ہوا سامان مل جائے، تو جس کا ہے اُسے واپس لَوٹانا ہوگا، ہر قسم کی چوری پر ہر کسی کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے، جس چوری میں کسی بندے کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں اس کی مقدار وحال بیان کرتے ہوئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ: "جب عاقل وبالغ مَرد یا عورت، دس ۱۰ درہم (شرعی) یا اس سے زیادہ قیمت کی کوئی چیز، چُھپ کر بغیر کسی شبہ وتاویل کے، ایسی محفوظ جگہ سے چُرائے جس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہو، اس پر اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے"[(۱)]، اور یہ منصب صرف وصرف حاکمِ وقت کا ہے، کسی اَور کو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لوگوں پر حدود قائم کرتا پھرے...!!!

محترم بھائیو! چوری ثابت ہونے پر چور سے کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جاتی، نہ اس کے حق میں کسی کی سفارش قبول کی جاتی ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، کہ فتحِ مکّہ کے موقع پر بنی مخزوم کی ایک عورت نے

---

(١) "الهداية شرح بداية المبتدي" كِتَابُ السَّرقة، الجزء ٢، صـ٤٠٧.

چوری کی، قریش سخت پریشان ہوئے کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ اتفاق اس بات پر ہوا کہ سِوائے اُسامہ بن زید کے اَور کوئی جرأت نہیں کرسکتا، یہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں، چنانچہ حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفارشی بناکر حضورِ اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بھیجا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: «أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ الله» "کیا تم اللہ تعالی کی حدود کے بارے میں کسی کی سفارش کرتے ہو؟ پھر حضورِ اَقدس ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَايْمُ الله لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»[1] "تم سے پہلے والے اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی با اثر آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے، خدا کی قسم! اگر محمدِ عربی کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا!"۔

ہم اپنی اولاد کو اس بُرائی سے کیسے بچائیں

برادرانِ اسلام! چوری مال کی ہو یا دیگر اشیاء کی، سب چوری ہی ہے، اس سے بچنا لازم وضروری ہے، خود چوری سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے اَہل وعِیال کو بھی اس گناہ سے بچانے کی کوشش کرنی ہے، یہ ہماری اوّلین ذمّہ داری ہے، اس کے باری میں ہم سے پوچھا جائے گا، نبئ کریم رؤوف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) "صَحيح البُخاري" كِتَابُ أحاديث الأنبياء، ر: ۳۴۷۵، صـ۵۸۶.

«كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ»[1] "تم میں ہر ایک نگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

علمائے کرام بچوں کو چوری وغیرہ گناہوں سے بچانے اور ان کی درست تربیت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر بچہ کہیں سے کسی کی کوئی چیز اٹھا کر لے آئے، اگرچہ کتنی ہی چھوٹی چیز کیوں نہ ہو، اس پر سب گھر والے ناراض ہو جائیں اور بچے کو شرم دلائیں، اور جہاں سے وہ چیز لایا اسے وہیں رکھنے کی تاکید کریں، چوری سے نفرت دلانے کے لیے اس کا ہاتھ دُھلائیں، کان پکڑوا کر اس سے توبہ کرائیں؛ تاکہ بچوں کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات راسخ جائے کہ بلا اجازت پرائی چیز لینا چوری اور بہت ہی بُرا کام ہے، بچوں کو نیک لوگوں کے واقعات سنائیں، اگر وہ کوئی کام چُھپ کر کریں، تو ان کی روک ٹوک کریں اور بتائیں کہ یہ عادت اچھی نہیں"[2]۔ اس طرح ان شاء اللہ ہم اپنی اولاد کو چوری وغیرہ برائیوں سے بچانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

اے اللہ! ہمیں چوری جیسے گناہوں سے محفوظ ومامون فرما، صبر وتحمّل کا جذبہ عطا فرما، اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی سعادت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأحكام، ر: ٧١٣٨، صـ١٢٢٩.

(٢) "جنتی زیور" ص٩١، ملتقطاً بتصرّف۔

فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.